eISSN: 2707-6229
pISSN: 2707-6210

CC BY
OPEN ACCESS

مبشر سعید
پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ اردو، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد
ڈاکٹر محمد افضل حمید
ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ اردو، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد

Mubshar Saeed
PhD Scholar, Dept. of Urdu, Govt. College University, Faisalabad.
Dr. Afzal Hameed
Associate Professer Dept. of Urdu, Govt. College University, Faisalabad.

ماہنامہ "انوکھی کہانیاں" کے خاص شماروں کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ

A Critical review of Monthly "Anokhi Kahaniyan"

Abstract:

One of the major fields of literature and journalism is Children's Literature. In the 19th century, the tradition of the publication of magazines in Urdu journalism became very strong, but the first regular magazines for children began in the early twentieth centure. "Bachon Ka Akhbar" of Munshi Mehboob Alam is regarded as the first children magazine published in May 1902. So far more than 300 such magazines have been launched till now. Monthly "Anokhi Kahaniyan, Karachi" of the 1990s has published more than 450 volumes. 55 were special numbers. Montly "Anokhi Kahaniyan" have sparked almost three generations of children's writers. It provided writers for drama, journalism and poetry. It made the history of children literature.

Keywords: Anokhi Kahaniyan, Children Literature, Special Editions, Literature, Urdu, Magazine

کلیدی الفاظ: انوکھی کہانیاں، ادب اطفال، خاص شمارے، ادب، اردو، میگزین

انیسویں صدی میں رسائل کے اجراء کی روایت خاصی مستحکم ہو چکی تھی۔ بچوں کے رسائل کا باقاعدہ آغاز بیسویں صدی میں ہوا۔ ادبی رسائل و جرائد اپنے عہد کے ادبی رجحانات و میلانات کو پرکھنے کی کسوٹی ہوتے ہیں۔ یہ رسائل اہل قلم کے متنوع نگارشات پیش کرنے کا ذریعہ بھی ہوتے ہیں۔ ادبی رسائل اپنے عہد کے تخلیقی سفر کے اہم دستاویزات کی طور پر بطور حوالہ شمار ہوتے ہیں۔ ایک دور تھا کہ ادبی رسائل کی خریداری تہذیبی عمل شمار ہوتی تھی۔ رسائل کا سالانہ خریدار بننا اعزاز سمجھا جاتا تھا۔ جیسے آج کل سمارٹ فون پر واٹس ایپ، فیس بک، ٹویٹر اور اِنسٹا گرام وغیرہ کا استعمال سماجی اعزاز کی علامت شمار ہوتا ہے۔ انفارمیشن ٹیکنالوجی نے ہر شعبہ ہائے زندگی میں انقلاب برپا کر دیا ہے۔ اس کے باوجود ادبی رسائل کی اہمیت اپنی جگہ مُسلّم ہے۔ ڈاکٹر انور سدید کہتے ہیں:

"ادبی رسالہ بیک وقت مکتب بھی ہے اور مخزن بھی۔"(۱)

حضور نبی کریمؐ نے بچوں سے محبت اور ان کی تعلیم و تربیت کا عملی نمونہ ہمارے سامنے پیش کیا۔ آپؐ کی بچوں سے محبت و شفقت کے بیسیوں واقعات احادیث مبارکہ سے ملتے ہیں۔ اس ضمن میں امیر حمزہ کی کتاب "حضور عالی شان بچوں کے درمیان" قابلِ ذکر تصنیف ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

"میں نے حدیث کی کتابوں کو پڑھا۔ حضورؐ کی احادیث کے وہ موتی چنے جو بچوں کے متعلق تھے۔" (۲)

بچے ایسا سرمایہ ہوتے ہیں جو آنے والے وقت میں قوم کی ترقی کا معیار طے کرتے ہیں۔ ماں کی گود اور اِرد گرد کے ماحول سے سیکھتے سکھلاتے جب بچے لکھنے پڑھنے کے قابل ہو جاتے ہیں تو درسی کتب اور "بچوں کے رسائل" ان کی شخصیت و کردار پر انمٹ نقوش مرتب کرتے ہیں۔ اس لیے بچوں کا ادب کیفیتی اور کمیتی دونوں اعتبار سے معیاری اور عقلی زاویوں کے عین مطابق ہونا چاہیے۔ ادب کو روزمرہ کی سیاسی و سماجی صحافت سے علاحدہ ہونا چاہیے اور بچوں کے رسائل تو ان کی ذہنی صلاحیت و اِستعداد کو ملحوظ رکھتے ہوئے ترتیب دینے چاہیے تاکہ بہترین منطقی ربط پیدا ہو سکے۔ امریکہ کے مفکرین نے سب سے پہلے اس ضمن میں مختلف رسائل و جرائد کی روایت ڈالی۔

ماہنامہ انوکھی کہانیاں ۱۹۹۱ء سے تاحال تسلسل سے فروغِ ادبِ اطفال میں سرگرم عمل ہے۔ یہ ماہنامہ طویل العمر رسائل کی صف میں کھڑا ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ "انوکھی کہانیاں" کا یہ اعزاز بھی ہے کہ اس نے کہنہ مشق ادبا کے تعاون کے ساتھ نئے لکھاریوں کی حوصلہ افزائی بھی کی اور یوں ادب کی کہکشاؤں کو نئے ستاروں کے شمول سے ہمہ تن روشن رکھا۔ "رسالہ" اپنے مدیر کے تصورات کا نقیب اور مزاج کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ "انوکھی کہانیاں" کے مدیر محبوب الٰہی مخمور کا شوق، جنون اور عشق "انوکھی کہانیاں" کو افتادِ زمانہ اور معاصرانہ چشمک کے بھنور سے نکالتے ہوئے اس مقام تک لے آیا ہے۔ ڈاکٹر انور سدید لکھتے ہیں:

"طمانیت کی بات یہ ہے کہ دنیا سے ایسے جنونیوں کی تعداد کبھی ختم نہیں ہوتی جو ادب کو اپنی زندگی کی بامعنی سرگرمی کے طور پر قبول کرتے ہیں اور پھر اس کی اشاعت پر کمربستہ ہو جاتے ہیں۔ اُردو کی ادبی صحافت میں جتنی بھی رونق ہے وہ انہیں "دیوانے لوگوں" کے ایثار کا نتیجہ ہے۔"(۳)

مالی منفعت کو بالائے طاق رکھتے ہوئے محبوب الٰہی مخمور گزشتہ ۳ دہائیوں سے "انوکھی کہانیاں" کو شاہراہ ادب پر گامزن کئے ہوئے ہیں۔ اب تک ۵۵ کے قریب خاص نمبر شائع ہو چکے ہیں۔ بیسیوں نئے لکھاری متعارف کروائے ہیں۔ رسائل کی اشاعت کے روایتی انداز کے ساتھ نئی نئی ادبی اختراعات کو فروغ دیا۔ مروجہ ڈگر اور تصنع نگاری کو ماہنامہ انوکھی کہانیاں کی داخلی و خارجی توانائیوں کی بدولت پارہ پارہ کیا۔ ژرف نگاہی اور کشادہ نظری کا مظاہرہ کرتے ہوئے کم معیاری نئی تحریروں کو بھی شمارے کا حصہ بنایا۔ مدیر رسالہ کی منکسر المزاجی اور خلوص نیت کا یہ ثمر ہے کہ ماہنامہ انوکھی کہانیاں کو پانچ مرتبہ دعوۃ اکیڈمی اسلام آباد اور یونیسف پاکستان کی جانب سے انعام دیا گیا۔ مدیر رسالہ آپ بیتی میں لکھتے ہیں:

"انوکھی کہانیاں نے مسلسل پانچ ایوارڈ حاصل کیے۔ ۱۹۹۳ء حقوقِ اطفال نمبر تیسرا انعام، ۱۹۹۴ء خاص نمبر برائے خاص بچے دوسرا انعام، ۱۹۹۵ء محنت کش بچے نمبر، چوتھا انعام، ۱۹۹۶ء فروغ تعلیم نمبر تیسرا انعام اور ۲۰۱۰ء میں پیارے نبیؐ نمبر اوّل انعام دعوۃ اکیڈمی اور یونیسف سے حاصل کیا۔"(۴)

انوکھی کہانیاں نے اب تک جو خاص نمبر شائع کئے ہیں۔ ان میں "عید اسپیشل نمبر" ۷ مرتبہ، "سالنامہ" ۱۴ مرتبہ، "جہاد کشمیر نمبر" ۲ مرتبہ، "حقوق اطفال نمبر" ۲ مرتبہ، "خاص نمبر برائے خاص بچے"، "کہانی نمبر" ۳ مرتبہ، "قہقہہ نمبر" ۳ مرتبہ، "محنت کش بچے نمبر"، "فروغِ تعلیم نمبر"، "اِطفال پاکستان نمبر"، "ماں نمبر"، "خصوصی نمبر" ۳ مرتبہ، "خوفناک نمبر" ۳ مرتبہ، "خصوصی گوشہ اقبال"، "آزادی کشمیر نمبر"، "جشن آزادی نمبر" ۲ مرتبہ، "کرن کرن اُجالا نمبر"، "سنسنی خیز نمبر"، "ایڈوانچر نمبر" ۲ مرتبہ، "عالمی ادب نمبر"، "اشرف بیتھوی نمبر"، "پیارے نبی نمبر" ۲ مرتبہ، "ناول نمبر"، "باہمت بچے نمبر" شامل ہیں۔

اس مضمون میں انوکھی کہانیاں کے مذکورہ بالا خصوصی شماروں کا زمانی ترتیب سے جائزہ لیا گیا ہے۔ پہلا خاص شمارہ اپریل ۱۹۹۲ء، جب کہ اب تک کا آخری شمارہ دسمبر ۲۰۱۹ء، میں شائع ہوا۔ ان ۲۸ سالوں میں اس عہد ساز شمارے نے فروغِ ادبِ اطفال میں کیا کردار ادا کیا۔ اس بات کا ادراک کرنے کے لیے خصوصی شماروں کا جائزہ لیا گیا ہے۔ شماروں کا علاحدہ علاحدہ فکری و فنی، ظاہری و باطنی اور کیفیتی و کمیتی اعتبار سے محاسبہ اس مضمون کا خاصا ہے۔

عید اسپیشل نمبر

ماہنامہ انوکھی کہانیاں نے خاص نمبر کی اشاعت کا آغاز اپریل ۱۹۹۲ء سے کیا۔ پہلا خاص شمارہ "عید اسپیشل نمبر" کے نام سے مصطفی چاند پبلشر زنے فضلی سنز پرائیویٹ لمیٹڈ کراچی سے شائع کیا۔ ابتداء سے تاحال انوکھی کہانیاں کا سائز 23x36/16 یعنی ڈائجسٹ سائز رہا ہے۔ خاص نمبر کی اشاعت انوکھی کہانیاں کے لیے اہم سنگ میل عبور کرنے کے مترادف ہے۔ خاص نمبر کی اشاعت کے لیے خاص محنت، خاص معیار اور خاص انداز روا رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ ۱۹۹۱ء سے آغاز لینے والے "انوکھی کہانیاں" کا یہ پہلا خاص نمبر اور وہ بھی عید کے پُر مسرت موقع پر جس کا اظہار مدیر رسالہ کچھ اس انداز میں کرتے ہیں:

> "یہ شمارہ ہمارے رسالے کی زندگی کا پہلا نمبر بھی ہے اور اس رسالے کی پہلی عید بھی! دوہری خوشی ہے۔ دل کو ایک عجیب سا قرار ہے کہ ہم نے جن ارادوں کو بنیاد بنا کر اس سفر کا آغاز کیا تھا۔ الحمدللہ! آج بھی ہم انہی راستوں پر گامزن ہیں۔"(۵)

دسمبر ۲۰۱۹ء تک انوکھی کہانیاں نے ۵۵ خاص نمبر نکالے ہیں۔ ان میں ۷ شمارے "عید اسپیشل" نمبر ہیں جو ایک اعزاز ہے۔ ادبِ اطفال سے قطع نظر اردو رسائل و جرائد میں ہمیشہ سے جن خصوصی شماروں کا التزام کیا جاتا رہا ہے۔ ان میں عید نمبر بالخصوص شامل ہوتے تھے۔ مختار الدین احمد لکھتے ہیں:

> "بیسویں صدی کی ابتدا میں رسالوں کے خصوصی نمبر شائع کرنے کا رواج نہ تھا۔ نیرنگ خیال، عالمگیر، شاہکار، ادبی دنیا، ہمایوں کے سالنامے شائع ہوا کرتے تھے بعض رسالے عید پر نمبر نکالتے تھے۔ نیاز فتح پوری نے خصوصی نمبروں کا سلسلہ شروع کیا۔"(۶)

یہ پہلا خاص نمبر مارچ اور اپریل ۱۹۹۲ء کا مشترکہ شمارہ ہے۔ رنگین سرورق کے ساتھ ۱۳۰ صفحات پر مشتمل یہ شمارہ متنوع موضوعات سے مزین ہے۔ حسن ترتیب کے اعتبار سے ۱۸ عنوانات دیئے گئے ہیں۔ ان کے علاوہ حکایتیں، پیغامات، لطائف، معلومات عامہ، خطوط اور دیگر مختصر تحریریں شامل ہیں۔ فکری اعتبار سے دیکھا جائے تو اس شمارے میں موجود مواد بچوں کی مذہبی، اخلاقی اور تہذیبی تربیت کے ساتھ ساتھ لطفِ طبع کا سامان بھی رکھتا ہے۔ شمارہ میں منتخب کہانیاں بچوں کو مستقبل میں کامیاب فرد بننے کا عزم اور

ہنر سکھلاتی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ایثار، اخوت اور بھائی چارے کا مادہ پیدا کرتی ہیں۔ شمارے میں زیادہ تحریریں عید کی مناسبت سے شامل کی گئیں ہیں۔ جیسے سیّد سہیل اختر ہاشمی کی "عید کا تحفہ"، نور محمد ہاشمی کی "دوہری عید" ابوالمنصور کی "بے نام نیکی"۔

فنی اعتبار سے مدیر رسالہ محبوب الٰہی مخمور نے تحریروں کے چناؤ اور ترتیب میں خاص التزام رکھا ہے۔ عید کی مناسبت سے تحریروں کو ابتداء میں جگہ دی ہے۔ منتخب شدہ کہانیوں میں پلاٹ، کردار نگاری، مکالمہ نگاری، اسلوب اور منظر نگاری جیسے اوصاف جو کسی کہانی کو فنی اعتبار سے پرکھنے کا مقیاس ہوتے ہیں کا خصوصی اہتمام نظر آتا ہے۔

خاص نمبر کی اشاعت کے لیے خاص التزام ہونا اشد ضروری ہوتا ہے۔ شمارہ کی ظاہری و باطنی تمام جہات کا بطور خاص اہتمام کرنا ہوتا ہے۔ لیکن مذکورہ خاص نمبر میں چند سقم موجود ہیں۔

جہادِ کشمیر نمبر

"جہادِ کشمیر نمبر" مجموعی طور پر انوکھی کہانیاں کا بارھواں شمارہ جب کہ دوسرا خاص نمبر ہے۔ یہ جولائی ۱۹۹۲ء میں شائع ہوا۔ بمطابق فہرست شمارہ میں ایک ناول، ۶ کہانیاں، ایک نظم اور دو مضمون شامل ہیں۔ اس کے علاوہ دیگر مستقل سلسلے بھی شامل ہیں۔ فِکری اعتبار سے یہ خاص نمبر بچوں میں وادی کشمیر اور اس کے باسیوں سے محبت کا جذبہ بیدار کرنے کی غرض سے انوکھی کہانیاں کی یہ اچھی کاوش ہے۔ سیّد سہیل اختر کی تحریر "مجاہد"، شہاب الدین کا "نشان منزل"، عبداللہ شیخ گوہر کی "غدار کہیں کا"، "عارف متین روھیلہ کی "شعلۂ آزادی"، اور عبدالہادی احمد کی تحریر "مسئلہ کشمیر" اس خاص نمبر کے حقیقی ترجمان ہیں۔ اس کے ساتھ "میرا کشمیر"، "کشمیر ہمارا ہے" اور "ہمارا کشمیر" منظوم کلام بھی اس شمارے کی زینت ہیں۔

گزشتہ خاص شمارے کی طرز پر اغلاط اس شمارے میں بھی دوہرائی گئیں ہیں۔ پروف کی اغلاط کے علاوہ "حسن ترتیب" میں عنوانات جن صفحات پر بتائے گئے ہیں۔ رسالے میں ان صفحات پر موجود نہیں ہیں۔ موضوع کی مناسبت سے اہم نظمیں فہرست میں درج نہ کی گئیں ہیں۔ مدیر رسالہ کی جانب سے مختصر اداریہ میں مذکورہ خاص نمبر کا انتہائی مختصر تعارف پیش کیا گیا ہے اور اس کے برعکس آئندہ شمارے پر بھی زیادہ زور دیا گیا ہے۔ مدیر لکھتے ہیں:

> "ساتھیو! آپ کے لیے خوشخبری یہ ہے کہ ہم اگست میں "انوکھی کہانیاں" کا شاندار سالنامہ شائع کر رہے ہیں۔ فوراً قلم اُٹھائیں اور اپنی تحریریں روانہ کریں۔ سالنامے میں ہم آپ کو مزید خوشخبریاں بھی سنائیں گے۔"(۷)

بچوں کے ادب کو جدید خطوط پر استوار کرنے کے لیے ترقی پسند ادیبوں نے مختلف اصنافِ ادب پر کام کیا۔ قیام پاکستان کے بعد بچوں کے ادب کے حوالے سے ڈاکٹر اسد اریب لکھتے ہیں:

> "بچوں کے ادب میں نئے رجحانات کا لانا ایک چیلنج تھا اور یہ چیلنج سب سے پہلے جس نے قبول کیا، وہ بچوں کے لیے رسالے نکالنے والے تھے۔"(۸)

سالنامہ ۱۹۹۲ء

خصوصی شماروں کے ادبی سفر کا تیسرا پڑاؤ انوکھی کہانیاں نے "سالنامہ" کی اشاعت پر کیا۔ انوکھی کہانیاں کا یہ پہلا سالنامہ تھا۔ ۱۳۰ صفحات پر مشتمل یہ خاص نمبر ستمبر ۱۹۹۲ء میں شائع ہوا۔ ناول، کہانیاں، نظمیں اور دیگر معلوماتی و تفریحی مواد سے مزین یہ

سالنامہ بلاشبہ فروغِ ادبِ اطفال میں مثبت اضافہ ہے۔ شمارے کے لیے منتخب تحریروں کو معیار کی کسوٹی پر پرکھنا ایک اہم اور مشکل مرحلہ تھا۔ اس ضمن میں مدیر رسالہ اداریہ میں لکھتے ہیں:

> ”جب سالنامے کی تیاری کرنے بیٹھے تب احساس ہوا کہ سالنامہ نکالنا کچھ آسان کام بھی نہیں۔ کہانیوں کے انتخاب میں خاص طور پر ہمیں خط لکھ کر اپنی کہانیوں کی جگہ رکھوائی۔“(۹)

اس شمارے میں انعام الٰہی عارف، اسماء اسحاق، سیّد علی رضا، سہیل اختر، شہاب الدین، نسیم جاوید سیّد، عبداللہ شیخ، ضرغام راجہ، یزدانی جالندھری، محمد علی باری، مہردل سرڈھیری، نعیم آکاش، احسن خان اور محبوب الٰہی مخمور کی تحریریں شامل ہیں۔ کہانیوں کے معیار اور انتخاب کے اعتبار سے دیکھا جائے تو یہ شمارہ گزشتہ خصوصی شماروں سے بہتر ہے۔ مجموعی طور پر انوکھی کہانیاں نے دسمبر ۲۰۱۹ء تک ۱۴ سالنامے شائع کیے ہیں۔ جو ایک اعزاز ہے۔

حقوق اطفال نمبر

زمانی اعتبار سے ماہنامہ انوکھی کہانیاں کا چوتھا خاص نمبر ”حقوق اطفال نمبر“ ہے۔ یہ شمارہ اپریل ۱۹۹۳ء کو نکالا گیا۔ خوبصورت رنگین سرورق کے ساتھ ۱۴۶ صفحات پر مشتمل یہ شمارہ بچوں کے حقوق کی ترجمانی کرتے ہوئے دعوۃ اکیڈمی اسلام آباد اور یونیسیف پاکستان کی طرف سے انعام کا مستحق پایا۔ ۱۵ کہانیوں، ۳ نظموں اور ایک ناول کے علاوہ خطوط، پیغامات اور مختصر تحریروں کا خزینہ لیے یہ شمارہ بچوں کے مسائل اور حقوق کے متعلق زیادہ تر مواد پر مشتمل ہے۔ مدیر رسالہ نے مواد کے انتخاب میں بنظرِ عمیق جائزہ لیتے ہوئے مخصوص کہانیوں اور نظموں کا چناؤ کیا ہے۔ جو بچوں کے حقوق کی غمازہیں۔ بچوں کے مسائل اور حقوق کی طرف توجہ مبذول کروانا اس شمارے کا خاصا ہے۔ تاکہ اربابِ اختیار اس سلسلہ میں عملی اقدام اُٹھائیں۔ مدیر لکھتے ہیں:

> ”ہمارے ملک میں فوری توجہ طلب مسائل میں بچوں کے لیے لائبریریوں، پینے کے صاف پانی کی فراہمی، صحت وصفائی کی جانب توجہ، کھیلوں کا معیار، میدانوں اور فنی درسگاہوں کے قیام کی ضرورت ہے۔ ہم حکومت سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ بچوں کی جائز ضروریات کو خود پورا کرے۔ وزیر اعظم صاحب خصوصی توجہ دیتے ہوئے ”وزارت بہبودِ اطفال“ قائم کریں۔ جو صحیح معنوں میں بچوں کے مسائل حل کرے۔“ (۱۰)

حقوق اطفال نمبر کے حوالے سے جن احباب کی تحریریں مدیر مجلہ نے منتخب کی ہیں۔ ان میں محمد انوار احمد کی نظم ”عالمی یوم اطفال“، سلیم فاروق کی نظم ”بچوں کا عالمی ترانہ“، شاہد علی سحر کی تحریر ”آزمائش“، نعمان مصطفی کی ”حسرت“، محمد سعید اختر کی ”انعام“، عظمی نسیم کی ”فتح“، طارق انیس کی ”اسلام میں بچے کے حقوق“، اسا تیمور غزنوی کی ”اقوام متحدہ اور بچے“، سہیل اختر ہاشمی کی ”بچوں کی کانفرنس“ وغیرہ زیادہ قابل ذکر تحریریں ہیں۔ مجموعی طور پر یہ خاص نمبر اپنے فکری و فنی محاسن، اسلوب نگارشات اور مواد کی ترتیب کے اعتبار سے انوکھی کہانیاں کی مجلسِ ادارت کی اچھی کاوش ہے۔ بلاشبہ یہ شمارہ حقوق اطفال کا علم بردار کہلانے کا استحقاق رکھتا ہے۔

خاص نمبر برائے خاص بچے

مارچ ۱۹۹۴ء کو ماہنامہ انوکھی کہانیاں کا شائع ہونے والا یہ خاص نمبر برائے خاص بچے کے عنوان سے ہے۔ اس شمارے کی اشاعت پر انوکھی کہانیاں کو دعوۃ اکیڈمی کی جانب سے بچوں کے رسائل میں پاکستان بھر میں دوسرا انعام دیا۔ خصوصی شماروں میں یہ پہلا نمبر ہے۔ جس کا آغاز نعت سے کیا گیا۔ ۱۴۶ صفحات پر محیط یہ خاص نمبر ۱۵ کہانیوں اور دیگر تحریروں سے مزین ہے۔ معذور بچوں

کی حوصلہ افزائی اور عملی زندگی میں ان کو درپیش مسائل کا احاطہ کرتے ہوئے اربابِ اختیار کا بچوں کے رسائل میں ''خاص نمبر برائے خاص بچے'' کی اشاعت کا مقابلہ کروانا خوش آئند بات ہے۔ معذور افراد کی بحالی کے اداروں اور اس سلسلہ میں ہونے والی بے ضابطگیوں کے خاتمہ اور معذور افراد کی فلاح کے لیے مدیر رسالہ نے چند سفارشات بھی اداریہ میں پیش کی ہیں تاکہ اربابِ بست و کشاد اس ضمن میں عملی اقدامات اُٹھائیں۔ وہ لکھتے ہیں:

''۱۔ خاص افراد کے لیے خصوصی افراد کے لفظ کو قانونی حیثیت دی جائے۔
۲۔ ان کے لیے ہر اسکول میں خصوصی طور پر ایک کمرہ کلاس مخصوص کیا جائے جہاں وہ آسانی سے پہنچ سکیں۔
۳۔ اسکول جانے کے لیے خصوصی ٹرانسپورٹ فراہم کی جائے۔
۴۔ پبلک عمارتیں تعمیر کی جائیں ان میں خصوصی افراد کی سہولت کو بھی مدنظر رکھا جائے۔
۵۔ جو لوگ زیادہ تعلیم حاصل نہیں کرسکتے ان کے لیے ٹیکنیکل ایجوکیشن کے زیادہ سے زیادہ ادارے کھولے جائیں اور انہیں ٹریننگ کے ساتھ ساتھ اسکالرشپ بھی دیا جائے۔''(۱۱)

خوبصورت بچے کی تصویر سے مزین رنگین سرورق اپنے اندر ایسی کشش رکھتا ہے کہ بچے اس کو لپک کر اُٹھائیں۔ مجموعی طور پر انوکھی کہانیاں میں اسلامی، اصلاحی، معاشرتی، تہذیبی، مزاحیہ اور سائنس فکشن پر مبنی تحریریں ہوتی ہیں۔ مذکورہ شمارہ چونکہ معذور بچوں کے حوالے سے ترتیب دیا ہے اس لیے اس میں زیادہ تحریریں خاص بچوں کی مناسبت سے ہیں۔ خلیل جبار کی ''کڑوا سچ''، محمد عارف عثمان کی ''میں زندہ رہوں گا''، سیّد کاشان جعفری کی ''معذور سہی مجبور نہیں''، محمد عثمان سلیم کی ''حوصلوں کی جیت''، رفیع الزماں، احسان زوہیب کی ''خاص افراد کے مسائل'' اور نذیر انبالوی کی ''دکھاوا'' وہ تحریریں ہیں۔ جن کا معیار، اسلوب اور کہانیوں کے فکری و فنی محاسن اس خاص نمبر کی حقیقی ترجمانی کرتے نظر آتے ہیں۔ یہ شمارہ محبوب الٰہی مخمور کی طرف سے معذور افراد اور بچوں کو خراجِ تحسین ہے۔

کہانی نمبر

حمد و نعت کے بابرکت آغاز سے انوکھی کہانیاں نے باقاعدہ طور پر یہ پہلا خاص نمبر شائع کیا ہے۔ یہ شمارہ جلد نمبر ۴ کا دسواں شمارہ ہے۔ اکتوبر ۱۹۹۴ء میں شائع ہوا۔ بچوں کے رسائل میں کہانی توجز و لازم ہوتی ہے۔ لیکن باقاعدہ ''کہانی نمبر'' کے عنوان سے انوکھی کہانیاں کا یہ پہلا خاص نمبر ہے۔ مدیر رسالہ نے فروغ ادب اطفال میں عملی اقدام اٹھانے کی غرض سے اور پاکستانی ادبِ اطفال کو بین الاقوامی سطح پر متعارف کروانے کی غرض سے تجویز پیش کی کہ پاکستان میں بچوں کا جو ادب تخلیق ہو رہا ہے۔ اس کا انگریزی ترجمہ شدہ ایڈیشن شائع کیا جائے۔ وہ لکھتے ہیں:

''اکادمی کا ایک شعبہ قائم کرنا چاہیے جس میں بچوں کے لیے لکھنے والوں کی حوصلہ افزائی ہونی چاہیے اور ان کی لکھی ہوئی اُردو اور انگریزی میں کتابیں حکومت کی جانب سے شائع کرائی جانی چاہئیں۔''(۱۲)

مذکورہ خاص نمبر چونکہ ''کہانی نمبر'' ہے۔ اس لیے اس میں تقریباً ۱۶ عدد مختصر و طویل کہانیاں شامل ہیں۔ ان میں ابن راز کی ''دادی اماں''، نذیر انبالوی کی ''خط کہاں سے آیا''، فاطمہ ثروت کی ''بڑا بول''، عظمٰی تسنیم کی ''منزل کی طرف''، حامد علی شاہد کی ''کالی دنیا''، سہیل اختر ہاشمی کی ''نئی ایجاد'' قابل ذکر کہانیاں ہیں۔ بچوں کے رسائل کی تحریریں زیادہ طویل نہیں ہونی چاہئیں تاکہ بچے اکتاہٹ کا شکار نہ ہوں۔ اکثر لکھاری اس بات کا خیال نہیں کرتے جس سے بچے اکتاہٹ کا شکار ہو جاتے ہیں۔ غلام حیدر لکھتے ہیں:

"مختصر کہانیاں جو عام طور پر رسالوں یا کتابوں میں چھاپنے کے لیے لکھی جاتی ہیں۔ ہزار ڈیڑھ ہزار الفاظ سے زیادہ کی نہیں ہونی چاہئیں۔ کہانی لکھنے کے کچھ دن بعد آپ خود اسے بچے کے نقطہ نگاہ سے پڑھیں تو آپ اس میں بہت سی غیر ضروری تفصیلات اور دہرائے ہوئے حصوں کو چھانٹ سکتے ہیں۔ اگر ایسا عمل دو تین بار کیا جائے تو کہانی میں اختصار کے ساتھ روانی پیدا ہو جاتی ہے۔"(۱۳)

قہقہہ نمبر

جنوری ۱۹۹۵ء کو انوکھی کہانیاں نے قہقہہ نمبر نکالا۔ طنز و مزاح سے بھرپور ۹ کہانیاں، ۵ نظموں اور دیگر مزاحیہ تحریروں پر مشتمل یہ شمارہ ۱۱۶ صفحات پر محیط ہے۔ یہ شمارہ اس وقت کے کراچی کی باسی اور گھٹن زدہ فضا جو بارود کی بو سے آلودہ ہوئی پڑی تھی میں مسکراہٹوں کا ایک جھونکا تھا۔ اہل کراچی اور پاکستانی بچوں کے چہروں پر مسکان لانے کی اس مقدور بھر سعی کے متعلق مدیر رسالہ اداریہ میں لکھتے ہیں:

"جس وقت ہم رسالے کی تیاری کر رہے تھے۔ کراچی میں ہنگامے عروج پر تھے۔ ہر طرف انسانی جانوں کا ضیاع ہو رہا تھا۔ اس لیے افسوس ناک صورت حال میں ہماری کیفیت نا قابل بیان ہے۔"(۱۴)

اس شمارے کی قابلِ ذکر تحریروں میں نوشاد عادل کی "جو تیرے در پر گئے"، سعید عباس کی "مرغا"، اسحاق وردگ کا انٹرویو اور نذیر انبالوی کا "ویگن نامہ" ہیں۔

محنت کش بچے نمبر

اپریل ۱۹۹۵ء کو ماہنامہ انوکھی کہانیاں کا "محنت کش بچے نمبر" شائع ہوا۔ اشاعت کے پہلے پانچ سالوں میں یہ دسواں خاص نمبر ہے۔ دعوۃ اکیڈمی کی جانب سے اس شمارے کی اشاعت پر انوکھی کہانیاں کو چوتھے انعام سے نوازا گیا۔

مستقل سلسلوں کے علاوہ ۲۰ کہانیاں، ۶ نظمیں، ۲ مضامین، ۲ مصاحبے اس شمارے کا حصہ ہیں۔ بین الاقوامی قوانین بننے کے باوجود دنیا سے چائلڈ لیبر کا تاحال خاتمہ نہ ہو سکا ہے۔ معصوم ہاتھ جن میں کاغذ، قلم کتاب ہونی چاہیے وہ یا تو کوڑے دان کی غلاظت، جوتے پالش کی کالک، بھٹہ خشت کی گرد اور ورکشاپس کی گریس سے گندے ہو رہے ہیں۔ یہ شمارہ ایک لحاظ سے اربابِ اختیار کی عدم توجہی کی جانب توجہ دلاؤ نوٹس ہے اور دوسری جانب ان احباب کو خراج تحسین ہے جو اس ضمن میں دامے، درمے، قدمے، سُخنے سرگرم عمل ہیں۔ مدیر لکھتے ہیں:

"ایک وہ دور تھا کہ جب بچوں کے ادب کو حکومتی سطح پر خاص ترجیح نہیں دی جاتی تھی۔ مگر دعوۃ اکیڈمی اور یونیسف کی کوششوں نے اس رجحان کو ختم کیا۔ زیر نظر شمارہ محنت کش بچے اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ جس کے تحت ان محنت کشوں کے مسائل اور احساسات کو اُجاگر کیا گیا ہے۔ حکومت کو چاہیے بچوں سے محنت مشقت نہ لینے کے سلسلے میں قوانین پر عمل درآمد لازمی بنائے اور بچوں کے لیے خصوصی فنڈز اور وظائف مقرر کیے جائیں تا کہ یہی بچے کل پاکستان کی باگ ڈور سنبھال سکیں۔"(۱۵)

شمارے میں موجود مضامین اور کہانیوں میں جو اخلاقی سبق نظر آ رہا ہے۔ اس میں بچوں سے محنت و مشقت لینے کی حوصلہ شکنی کی گئی ہے۔ ایسے بچے جو محنت مزدوری سے اپنا اور گھر والوں کا پیٹ پالتے ہیں اور ساتھ میں زیورِ تعلیم سے بھی آراستہ ہوتے ہیں۔ ان کو خراجِ تحسین پیش کی گئی ہے۔ ماہنامہ انوکھی کہانیاں کے قلم قبیلے سے وہ قلم کار جن کی تحریریں اس شمارے میں منتخب ہوئی

ہیں۔ ان میں نذیر انبالوی، عدنان جہانگیر، صاعقہ بانو، سعید عباس، عبداللہ ادیب، سہیل اختر، فاروق حسن چانڈیو، غلام حسین میمن، احسان زوہیب، رخشندہ سرور، وائی ایچ گڑیا، اکمل شاکر، نصرت شمشاد، غلام رضا جعفری، فاروق انصاری، اعجاز احمد، کاشف رضا خان، یاسمین حفیظ، فہد عمران فردوس، عبداللہ شیخ گوہر، عظمیٰ تسنیم، فردوس جہاں، خورشید انور، آصف جاوید، ضیاء الحسن، مظفر ضیائی، سیّد قمر عباس، عقیل صفدر اور درخشاں حق نمایاں ہیں۔

مدیر انوکھی کہانیاں نے "محنت کش نمبر" نہایت محنت اور جانفشانی سے ترتیب دیا ہے۔ اس شمارے نے بچوں کے حوالے سے خرد افروزی کو فروغ دیا ہے۔ تمام تحریروں میں استدلال اور شائستگی کا عنصر نمایاں ہے۔

خصوصی گوشہ اقبال

حضرت علامہ محمد اقبال وہ ہستی ہیں۔ جن پر اُردو اور دیگر زبانوں میں سینکڑوں کتب لکھی گئیں ہیں۔ بیسوں ایم اے، ایم فل اور پی ایچ ڈی کی سطح پر مقالہ جات ہوئے ہیں۔ بے شمار تحقیقاتی رسائل و جرائد میں آپ کی علمی و ادبی بصیرت پر مضامین بھی شائع ہوتے رہے ہیں۔ اقبال شناس ہونا ادبی دنیا میں ایک بڑی سعادت، خوش نصیبی اور عزت کی بات سمجھی جاتی ہے۔

بعض رسائل نے اقبال کی ادبی خدمات کے اعتراف میں "اقبال نمبر" بھی نکالیں ہیں۔ یہ سلسلہ حضرت اقبال کی زندگی میں شروع ہو چکا تھا۔ بعد ازاں نقوش، مخزن اور ادارہ جیسے رسائل نے بھی اقبال نمبر شائع کئے۔ یہ سلسلہ اُن کی وفات کے بعد بھی جاری رہا اور دیگر ادبی رسائل کے ساتھ ساتھ بچوں کے رسائل میں بھی اقبال نمبر شائع ہوئے۔ بچوں کے رسائل میں یہ روایت بڑی خوش آئند بات ہے۔ اس سے بچوں میں قومی شاعر کی شخصیت، افکار اور نظریات کے متعلق شعور پیدا ہو گا۔ اقبال کے حوالے سے عزیز احمد لکھتے ہیں

> "جس طرح پریم چند دو تمدنوں کو ایک پل کی طرح ملاتے ہیں اسی طرح اقبال کی شاعری دو تمدنوں کو نہیں ملاتی بلکہ دنیا کے ہر تمدن کا جوہر اپنے اندر رکھتی ہے اور اسی لیے بے زمان اور لازوال ہے۔ ترقی پسند شاعری کی سب سے بڑی محرک بنی۔"(۱۶)

ماہنامہ انوکھی کہانیاں نے نومبر ۲۰۰۲ء کے شمارے کو "خصوصی گوشہ اقبال" قرار دے کر قومی شاعر کو خراجِ عقیدت پیش کی ہے۔ یہ شمارہ ۱۱۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ اداریہ کے بعد حمد و نعت سے شمارہ کا باقاعدہ آغاز ہوتا ہے۔ اقبال کے حوالے سے محمد عرفان رامے کی تحریر "یارب دل مسلم کو" ہے۔ ۹ نومبر کی نسبت سے لکھی گئی یہ تحریر علامہ اقبال سے محبت اور عقیدت کا منفرد انداز ہے۔ ظفر محمود انجم کی نظم "اقبال کا شاہین" صفحہ ۵۸ پر دی گئی ہے۔ نوید شاہ ہاشمی نے علامتی طور پر علامہ اقبال کے ساتھ گفتگو کو مصاحباتی انداز میں پیش کیا ہے۔ ہر سوال کا جواب کلام اقبال سے چن چن کر اشعار کی صورت دیا ہے۔ رخسانہ نقوی کی نظم "پاکستان" بھی اقبال کے تصورات کی غماز ہے۔ اعزاز علی اور سیّد رفیع الزماں کی تحریریں بچوں میں اقبال شناسی کی عمدہ کاوش ہے۔

اس کے علاوہ دیگر موضوعات پر دلچسپ تحریروں میں سیّد علی رضا، سائرہ محبوب، ہارون الرشید، الطاف حسین، علمدار حسین بلوچ، یحییٰ رضوان کے تحریریں قابل ذکر ہیں۔

مضمون کی طوالت کو ملحوظ رکھتے ہوئے یہاں ذکر کرتا چلوں کہ مذکورہ بالا تمام خاص نمبر ماہنامہ "انوکھی کہانیاں" کی فروغِ ادبِ اطفال میں مساعی کی بین دلیل ہے۔ ماہنامہ انوکھی کہانیاں کے "خاص نمبروں" کے جائزہ کو اجمالاً بیان کریں تو گزشتہ انیتس

سالوں سے فروغِ اطفال میں گراں قدر خدمات ہیں۔ بچوں کے جملہ ادبی مباحث اور پہلوؤں کو انوکھی کہانیاں نے بڑے توازن اور اعتدال کے ساتھ اُبھارا ہے۔ متنوع اقسام کی تحریروں سے بچوں میں مذہبی، سماجی، ثقافتی، اخلاقی اور ادبی فکری جہات کو بیدار کرنے کی سعی کی ہے۔ روایت اور تسلسل کو برقرار رکھتے ہوئے مستقبل کے ادبِ اطفال کے لیے راستہ ہموار کیا ہے۔ جس طرح مجلہ افکار کے خصوصی شماروں کی اہمیت اُجاگر کرتے ہوئے محمد خالد اختر لکھتے ہیں

> "ان خصوصی نمبروں کو ہمارے ادب میں تاریخی قیمت حاصل ہو چکی ہے اور جب کوئی مستقبل کا ادیب اس عہد کی ادبی تاریخ مرتب کرنے بیٹھے گا اسے ان شماروں کو کھنگالنے کے سوا کوئی چارہ کار نہیں ہو گا۔"[۱۷]

اسی طرح ادب اطفال میں ماہنامہ انوکھی کہانیاں کے خاص نمبر بھی تاریخی دستاویزات کی حیثیت پا چکے ہیں۔ ڈاکٹر محمد اشرف کمال مجلہ نقوش کے بارے میں لکھتے ہیں

> "نقوش خاص شماروں کا ادبی رسالہ ہے اس نے ضخیم اور جامع انداز کے شمارے شائع کر کے اردو زبان وادب کی خدمت کا فریضہ سرانجام دیا ہے۔ اس نے ادبی رسائل کے لیے نئے خطوط وضع کیے اور جامعیت کے تمام تقاضوں کو سامنے رکھتے ہوئے مجلاّتی صحافت کو ایک انسائیکلوپیڈیائی رنگ بخش دیا۔"[۱۸]

بالکل اسی طرح فروغ ادب اطفال میں ماہنامہ "انوکھی کہانیاں" کے خصوصی شمارے سند کی حیثت رکھتے ہیں۔ انوکھی کہانیاں نے یہ ثابت کیا ہے کہ بچوں کے رسائل کی اشاعت منفعت بخش عمل نہیں ان کی اشاعت ادبا کے ذوق وشوق اور مشنری جذبہ کا نتیجہ ہے۔ انوکھی کہانیاں کے مواد کا معیار دیکھیں تو یہ بات واضح ہوتی ہے کہ بچوں کی فکری اور ادبی آبیاری اور ذہنی تربیت میں اپنے مقدور کے مطابق حصہ لیا ہے۔ باب مذکورہ میں شامل پچپن خصوصی شماروں میں موجود مضامین اور کہانیوں کا ذکر کریں تو ان کی تعداد ۷۰۰ سے زائد ہے۔ ان کے علاوہ ۴۵ کے قریب سلسلہ وار کہانیوں کی مختلف اقسام بھی موجود ہیں۔ مضمون میں مذکور تمام شمارے چونکہ "خاص نمبر" ہیں۔ اس لیے ان میں موجود زیادہ تحریریں ہر اس "خاص نمبر" کے موضوع کی تتبع میں منتخب کی گئی ہیں۔ ہر شمارہ ڈائجسٹ سائز 23x36/16 اور باتصویر رنگین سرورق کے ساتھ مصطفی چاند پبلشر نے فضلی سنز پرائیویٹ لمیٹڈ کراچی سے چھپوائے ہیں۔ ہر رسالہ اپنے مدیر کی شخصیت، رجحانات، مزاج اور علمیت کا پرتو ہوتا ہے۔ رسالے کے معیار اور مضامین کی ترتیب کو عصری تقاضوں سے ہمکنار کرنا اور قارئین کی طلب اور مزاج کو سمجھنا مدیر کی ذمہ داریوں میں شامل ہوتا ہے۔ انوکھی کہانیاں کے کامیاب آغاز سے لمحہ موجود تک کے ادبی سفر میں مدیر محبوب الٰہی مخموراور ان کی ٹیم کی ان تھک محنت، لگن، جدوجہد اور ذمہ دارانہ وپیشہ وارانہ ادارتی صلاحیتوں کا بڑا ہاتھ ہے۔

حوالہ جات

1. انور سدید، ڈاکٹر، پاکستان میں ادبی رسائل کی تاریخ، اسلام آباد: اکادمی ادبیات پاکستان، ۱۹۹۲ء، ص:۳
2. امیر حمزہ، حضورؐ عالی شان بچوں کے درمیان، لاہور: مکتبہ الصُّفّہ، ۲۰۱۴، ص:۱۲
3. انور سدید، ڈاکٹر، پاکستان میں ادبی رسائل کی تاریخ، ص۳۷۷
4. محبوب الٰہی، مخمور، آپ بیتی، مشمولہ: آپ بیتیاں، مرتب: محبوب الٰہی مخمور، نوشاد عادل، کراچی: الٰہی پبلی کیشنز، ۲۰۱۵ء، ص:۱۴۵
5. محبوب الٰہی، مخمور، اداریہ، انوکھی کہانیاں، ماہنامہ، کراچی، عید اسپیشل، مارچ/اپریل ۱۹۹۲ء
6. مختارالدین احمد، ڈاکٹر، محمد طفیل کی یاد میں، نقوش لاہور، محمد طفیل نمبر جلد دوم، دسمبر ۱۹۸۷ء شمارہ ۱۳۶، ص ۲۳
7. محبوب الٰہی، مخمور، اداریہ: انوکھی کہانیاں، ماہنامہ، کراچی، جولائی، ۱۹۹۲ء
8. محبوب الٰہی، مخمور، اداریہ: انوکھی کہانیاں، ماہنامہ، کراچی، ستمبر ۱۹۹۲ء
9. اسد اریب، ڈاکٹر، بچوں کا ادب، تجزیے اور تجاویز، ملتان: کاروانِ ادب، ۲۰۰۲ء، ص ۴۱
10. محبوب الٰہی، مخمور، اداریہ: انوکھی کہانیاں، ماہنامہ، کراچی: الٰہی پبلی کیشنز، اپریل ۱۹۹۳ء
11. محبوب الٰہی، مخمور، اداریہ: انوکھی کہانیاں، ماہنامہ، کراچی: الٰہی پبلی کیشنز، مارچ ۱۹۹۴ء
12. محبوب الٰہی، مخمور، اداریہ: انوکھی کہانیاں، ماہنامہ، کراچی، جولائی، ۱۹۹۴ء
13. محبوب الٰہی، مخمور، اداریہ: انوکھی کہانیاں، ماہنامہ، کراچی، اکتوبر، ۱۹۹۴ء
14. غلام حیدر، مضمون: بچوں کی کہانی کی کمزوریاں، مشمولہ: اردو میں ادبِ اطفال ایک جائزہ، جلگاؤں: ایجوکیشنل اکادمی، ۱۹۹۱ء، ص:۴۵۔۴۴
15. محبوب الٰہی، مخمور، اداریہ: انوکھی کہانیاں، ماہنامہ، کراچی، جنوری ۱۹۹۵ء
16. عزیز احمد، ترقی پسند ادب، کاروان ادب ملتان، ۱۹۸۶ء، ص ۴۹
17. محمد خالد اختر، یاران محفل، افکار کراچی، نومبر ۱۹۸۹، ص ۷۸، ۷۹
18. محمد اشرف کمال، ڈاکٹر، اُردو ادب کے عصری رجحانات کے فروغ میں مجلّہ افکار کراچی کا کردار: انجمن ترقی اُردو پاکستان، ۲۰۰۸ء، ص ۴۵۸

References

1. Anwar Sadeed, Dr. *Pakistan Main Adabi Rasail ki Tareekh*. Islamabad: Acadmy Adbiyat Pakistan. 1992, P 3.
2. Ameer Hamza. *Huzoor (PBUH) Aali Shan Bachon Kay Darmiyan*. Lahore: Maktab-tul-Sufa. 2014.P 12
3. Anwar Sudeed, Dr. *Pakistan Main Adabi Rasail ki Tareekh*. P 377
4. Makhmoor, Mehboob Elahi. *Ap Biti*. Included: *App Bitiyan*. Compiled By: Mehboob Elahi Makhmoor, Naushad Adil. Karachi: Elahi Publications. 2015. P 145
5. Makhmoor, Mehboob Elahi. *Editorial: Anokhi Kahaniyan (Monthly)*. Karachi: Eid Special. March/April 1992.
6. Mukhtar-ud-Din Ahmad. *Dr. Muhammad Tufail Ki Yaad Main*. Lahore: Naqoosh Lahore. Muhammad Tufail Number. Book 2. December 1987. Journal 136. P 23
7. Makhmoor, Mehboob Elahi. *Editorial: Anokhi Kahaniyan (Monthly)*. Karachi. July. 1992.
8. Makhmoor, Mehboob Elahi. *Editorial: Anokhi Kahaniyan (Monthly)*. Karachi. September. 1992.
9. Asad Areeb, Dr. *Bachon Ka Adab: Tajziye aur Tajaveez*. Multan: Karvan-e-Adab. 2002. P 41.
10. Makhmoor, Mehboob Elahi. *Editorial: Anokhi Kahaniyan (Monthly)*. Karachi. April. 1993.
11. Makhmoor, Mehboob Elahi. *Editorial: Anokhi Kahaniyan (Monthly)*. Karachi. July. 1992.
12. Makhmoor, Mehboob Elahi. *Editorial: Anokhi Kahaniyan (Monthly)*. Karachi. April. 1993.
13. Makhmoor, Mehboob Elahi. *Editorial: Anokhi Kahaniyan (Monthly)*. Karachi. March 1996.
14. Makhmoor, Mehboob Elahi. *Editorial: Anokhi Kahaniyan (Monthly)*. Karachi. July. 1994.
.15 Makhmoor, Mehboob Elahi. *Editorial: Anokhi Kahaniyan (Monthly)*. Karachi. October. 1994.
16. Ghulam Haider. (Essay). *Bachon ki Kahaniyan Kamzooriyan.* Included: *Urdu Main Adab-e-Atfal aik Jaiza*. Jalgaun: Educational Acadmy. 1991. P 44-45
17. Makhmoor, Mehboob Elahi. *Editorial: Anokhi Kahaniyan (Monthly)*. Karachi. January. 1995.
18. Aziz Ahmad. *Taraqi Pasand Adab*. Multan: Karvan-e-Adab. 1986. P 49
19. Muhammad Khalid Akhtar. *Yaran-e-Mehfil.* Karachi: Afkaar. November 1989. P 78-79.
20. Muhammad Ashraf Kamal, Dr. *Urdu Adab Kay Asri Rujhaanat kay Faroogh Main Majalla Afkar Karachi ka Kirdar.* Pakistan: Anjuman Taraqi e Urdu. 2008. P 458